"مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسی علیہ السلام پر چند بزرگان امت کی عبارات پر قادیانی اعتراضات اور ان کا تحقیقی جائزہ۔

انتخاب۔عبدالحکیم نعمانی

قادیانی جب قرآن و احادیث کے دلائل سے لاجواب ہوجاتے ہیں تو چند بزرگان امت کی عبارات پیش کر کے یہ ظاہر کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بزرگان امت بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر مرزاقادیانی تک کوئی ایک عالم جو مسلمان ہو، وہ کبھی بھی اس بات کا قائل نہیں گزرا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔بلکہ تمام مسلمان اس بات کے قائل تھے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالٰی نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

قادیانی بزرگوں کے اقوال کیوں پیش کرتے ہیں؟ جبکہ بزرگوں کے اقوال قادیانیوں کے نزدیک مستقل حجت نہیں کیونکہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ

"اقوال سلف درحقیقت کوئی مستقل حجت نہیں"

)روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 389 (

مرزاقادیانی کے مطابق رفع و نزول سیدنا عیسی علیہ السلام کا مسئلہ 13 صدیوں تک چھپا رہا اور یہ مسئلہ مرزاقادیانی پر ظاہر ہوا۔جب خود مرزاقادیانی نے یہ بات تسلیم کی ہے تو پھر قادیانی بزرگان امت پر یہ الزام کیوں لگاتے ہیں کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے؟؟

جیسا کہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ

"یااخوان ھذہ الأمر الذی اخفاہ اللہ من أعین القرون الاولی ، وجلی تفاصیلہ فی وقتنا ھذا یخفی مایشاء و یبدیٔ "

)اے بھائیو یہ معاملہ(یعنی عیسی علیہ السلام کی موت کا راز) وہ ہے جو اللہ نے پہلے زمانوں کی آنکھوں سے چھپائے رکھا ۔اور اس کی تفاصیل اب ظاہر ہوئی ہیں،وہ جو چاہتا ہے اسے مخفی رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے اسے ظاہر کرتا ہے (

)روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 426 (

ایک اور جگہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ

"ولکن ما فھم المسلمون حقیقتہ۔لان اللہ تعالٰی اراد اخفاءہ۔فغلب قضاءہ ومکرہ وابتلاءہ علی الافھام فصرف وجوھھم عن الحقیقتہ الروحانیہ الی الخیالات الجسمانیہ فکانو بھا من القانعین و بقی ھذا الخبر مکتوبا مستورا کالحب فی السنبلتہ قرنا بعد قرن حتی جاء زماننا"

)لیکن مسلمان اس کی حقیقت(یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت)کو نہیں سمجھے۔کیونکہ اللہ تعالٰی نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔پس اللہ کی قضاء، اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر غالب آگیئں۔اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے۔اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر(یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی خبر) کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی۔جس طرح کہ دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آگیا(

)روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 552،553 (

پھر آگے مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

"فکشف اللہ الحقیقة علینا لتکون النار بردا و سلاما "

)پس اللہ نے ہم پر حقیقت(یعنی عیسی علیہ السلام کی وفات کی حقیقت) کھولی۔تاکہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجائے (

)روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 553 (

مرزا قادیانی سے پہلے 1300 سال کے مسلمانوں کا عقیدہ یعنی حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا قادیانی تک کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے جسمانی رفع و نزول کا تھا۔

جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

"ایک دفعہ ہم دلی گئے۔ہم نے وہاں کے لوگوں کو کہا کہ تم نے 1300 برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدفون اور حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان پر زندہ بٹھایا۔۔۔اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو فوت شدہ مان لو "

)ملفوظات جلد 5 صفحہ 579 (

اسی بات کی تائید قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے بھی کی ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے کہ

"پچھلی صدیوں میں قریبا سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح علیہ السلام کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا۔اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔اور نہیں کہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے۔گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ

مشرکانہ عقیدہ ہے۔ حتی کہ حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) باوجود مسیح موعود کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے"

)انوار العلوم جلد 2 صفحہ 463(

مرزاقادیانی اور اس کے بیٹے کے حوالے آپ نے ملاحظہ فرمالئے کہ مرزاقادیانی کے آنے سے پہلے حضورﷺ کے دور سے لے کر مرزاقادیانی تک تمام مسلمانوں جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علہیم اجمعین، تمام مجددین، فقھاء، مفسرین اور اولیاء اللہ شامل ہیں ان کا یہی عقیدہ تھا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالٰی نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ قرب قیامت نازل ہوں گے۔

1۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ

قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات کے موقع پر ایک خطبہ دیا جس میں یہ بھی فرمایا تھا کہ

"لقد قبض الیلتہ عرج فیھا بروح عیسی بن مریم "

)یعنی جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات کو سیدنا عیسی علیہ السلام کو اٹھایا گیا (

)طبقات کبری جلد 3 صفحہ 28 (

قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی اس بات کے قائل تھے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔

جواب نمبر 1

اگر اس پوری عبارت پر غور کریں تو قادیانی دجل خود ہی پارہ پارہ ہوجائے گا۔کیونکہ اس عبارت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے "قبض" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور سیدنا عیسی علیہ السلام کے لئے "عرج" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اگر سیدنا عیسی علیہ السلام کے لئے بھی موت ہی کا قول ہوتا تو "عرج" کی بجائے "قبض" اس فقرے میں ہوتا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موت کے لئے "قبض" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اور پورا قول یوں ہوتا۔

"لقد قبض الیلتہ قبض فیھا بروح عیسی بن مریم"

اس کا ترجمہ یوں بنتا کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح قبض کی گئی وہ وہی رات تھی جس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کی روح قبض کی گئی۔

حالانکہ یہ الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس قول کا صحیح مطلب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات اس دن ہوئی جس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر 2

جس کتاب کا حوالہ قادیانی دیتے ہیں اس کتاب کا مصنف خود حیات سیدنا عیسی علیہ السلام کا قائل ہے۔اب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مصنف خود اپنے ہی عقیدے کے خلاف کوئی بات اپنی کتاب میں نقل کرے۔جیسا کہ انہوں نے اسی کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کیا ہے۔

"وان اللہ رفعہ بجسدہ وانہ حی الان وسیرجع الی الدنیا فیکون فیھا ملکا ثم یموت کما یموت الناس"

) اور بے شک عیسی علیہ السلام بمع جسم کے اٹھائے گئے ہیں اور وہ اس وقت زندہ ہیں۔دنیا کی طرف آئیں گے اور شاہانہ حالت میں زندگی بسر کریں گے اور پھر دیگر انسانوں کی طرح فوت ہوجائیں گے (

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کو مصنف نے نقل کر کے کوئی جرح نہیں کی۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف خود سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کا قائل ہے۔

اس لئے اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس کا یہ مطلب بنے گا۔

"عرج فیھا بروح اللہ عیسی بن مریم"

)یعنی عیسی بن مریم روح اللہ کو اٹھایا گیا (

کیونکہ ایسا ہونا بڑی بات نہیں۔کئی دفعہ ایسا ہوجاتا ہے کہ راوی کسی لفظ کو الٹ پلٹ ذکر کردیتا ہے۔ایسی بہت سی مثالیں احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جواب نمبر 3

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی یہی روایت اور بھی بہت سی کتابوں میں موجود ہے اور وہاں سیدنا عیسی علیہ السلام کے فوت ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں لکھی گئی بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کو بیان کیا گیا ہے۔

جیسا کہ یہی روایت مستدرک حاکم میں یوں موجود ہے۔

"عن الحریث سمعت الحسن بن علی یقول قتل لیلتہ انزل القرآن و لیلتہ اسری بعیسی و لیلتہ قبض موسی"

)حریث کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس رات قتل کئے گئے جس رات قرآن اترا۔اور عیسی علیہ السلام کو سیر کروائی گئی اور موسی علیہ السلام کو قبض کیا گیا (

)مستدرک حاکم روایت نمبر 4742 (

اس روایت میں سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کے بارے میں کس قدر صراحت موجود ہے۔ کہ اس دن سیدنا عیسی علیہ السلام کو سیر کروائی گئی۔اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہوتے تو یوں روایت ہوتی کہ اس رات سیدنا عیسی علیہ السلام کو قبض کیا گیا جس طرح سیدنا موسی علیہ السلام کے بارے میں آگے روایت میں موجود ہے کہ ان کو قبض کیا گیا۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات کے قائل تھے۔

.2امام مالک رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ

قادیانی امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے یوں فرمایا۔

"وفی العتبیتہ قال مالک مات عیسی "

)عتبیہ میں ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں (

)مجمع البحار و شرح اکمال اکمال المعلم (

قادیانی اس عبارت سے باطل استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل استدلال کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

قادیانی جن کتابوں کا حوالہ پیش کرتے ہیں یعنی مجمع البحار اور اکمال اکمال المعلم میں یہ بات لکھی ہے۔تو دراصل اکمال اکمال المعلم اور مجمع البحار کے مصنف نے یہ بات ایک اور کتاب "عتبیتہ" سے نقل کی ہے۔جیسا کہ عبارت میں بھی یہ بات لکھی ہے۔

اور "عتبیتہ " امام مالک رحمہ اللہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کتاب کے مصنف کا نام "محمد عتبی قرطبی"ہے۔جن کی وفات 255 ھجری میں ہوئی۔

اس کے علاوہ امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب اس قول کی کوئی سند نہیں بلکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ مالک سے مراد امام مالک ہیں یا کوئی اور مالک ہے۔پس جب کسی قول کی کوئی سند بھی موجود نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جس کی طرف قول منسوب کیا جارہا ہے۔اس سے وہی شخص مراد ہے یا کوئی اور مراد ہے تو اس طرح امام مالک رحمہ اللہ پر وفات سیدنا عیسی علیہ السلام کا قائل ہونے کا الزام لگانا سراسر بددیانتی ہے۔

جواب نمبر 2

قادیانی امام اَبی رحمہ اللہ کی کتاب "اکمال اکمال المعلم" کا جو حوالہ پیش کرتے ہیں۔اس کی پوری عبارت پیش نہیں کرتے بلکہ صرف ایک جملہ نقل کردیتے ہیں۔

آیئے پوری عبارت دیکھتے ہیں تاکہ قادیانیوں کا دجل پوری طرح ظاہر ہوجائے۔

کتاب کے مصنف نے اس جگہ باب باندھا ہے۔

"باب نزول عیسی بن مریم علیہ السلام"

)سیدنا عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں باب (

آگے پوری عبارت یہ ہے۔

"الاکثر انہ لم یمت بل رفع ، وفی العتبیتہ قال مالک مات عیسی ابن ثلاث و ثلاثین سنتہ (ابن رشد) یعنی بموتہ خروجہ من عالم الآرض الی عالم السماء قال ویحتمل انہ مات حقیقتہ و یحیا فی آخرالزمان اذا لا بد من نزولہ لتواتر الآحادیث بذلک"

)اکثریت کا یہ عقیدہ ہے کہ ان (سیدنا عیسی علیہ السلام) پر موت نہیں آئی بلکہ ان کو اٹھالیاگیا۔"عتبیہ" میں ہے کہ مالک نے کہا کہ 33 سال کی عمر میں عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے۔امام ابن رشد نے کہا ہے کہ یہاں موت سے مراد ان (سیدنا عیسی علیہ السلام) کا زمین سے نکل کر آسمان پر جانا ہے۔یا اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ حقیقت میں فوت ہوگئے ہوں۔لیکن آخری زمانہ میں دوبارہ زندہ ہوں گے۔کیونکہ متواتر احادیث بتاتی ہیں کہ انہوں نے ضرور نازل ہونا ہے (

)اکمال اکمال المعلم جلد 1 صفحہ 265 (

یہاں اس عبارت میں امام مالک رحمہ اللہ سے منسوب قول کی وضاحت پوری طرح موجود ہے۔کہ اس قول سے مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام زمین سے آسمان پر چلے گئے۔اور دوسری بات کہ بالفرض اگر اس قول سے مراد حقیقی موت بھی لیا جائے تو پھر بھی سیدنا عیسی علیہ السلام قرب قیامت زندہ ہوکر زمین پر ضرور تشریف لائیں گے کیونکہ اس بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں۔

لیجئے پوری عبارت سے قادیانی دجل کی عمارت پوری طرح زمین بوس ہوگئی۔

جواب نمبر 3

اسی کتاب "اکمال اکمال المعلم " میں امام مالک رحمہ اللہ کا ایک قول یہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

"وفی العتبیتہ قال مالک بینما الناس قیام یستصفون لاقامتہ الصلوۃ فتغشاھم غمامتہ فإذا عیسی قد نزل"

)عتبیہ میں ہے کہ مالک نے کہا کہ اس دوران لوگ نماز کے لئے صفیں بنارہے ہوں گے کہ یکایک ان پر ایک بدلی چھاجائے گی۔اور اچانک عیسی علیہ السلام نازل ہوجائیں گے (

اس قول میں امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں کتنا واضح ہے۔اور نزول کے لئے حیات لازم و ملزوم ہے۔یعنی اگر سیدنا عیسی علیہ السلام زندہ نہیں ہوں گے تو نازل کیسے ہوں گے۔پس پتہ چلا کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر 4

اگر اس قول کی کوئی سند بھی ہوتی اور یہ قول واقعی امام مالک رحمہ اللہ کا ہوتا تو پھر بھی اس سے امام مالک رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ثابت نہیں ہوسکتے تھے کیونکہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ

"مات کے معنی لغت میں نام (نیند) بھی ہیں "

)روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 445 (

ایک اور جگہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ

"موت کے معنی نیند اور بیہوشی کے بھی ہیں"

)روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 620 (

پس اگر یہ قول واقعی امام مالک رحمہ اللہ کا ہوتا تو اس کا یہی مطلب تھا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو نیند یا بیہوشی کی حالت میں آسمان پر اٹھایا گیا۔

جواب نمبر 5

پوری دنیا میں امام مالک رحمہ اللہ کے مقلدین کثیر تعداد میں موجود ہیں اور وہ تمام سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔اگر امام مالک رحمہ اللہ کا عقیدہ وفات سیدنا عیسی علیہ السلام کا تھا تو ان کے مقلدین کا عقیدہ کیوں رفع و نزول سیدنا عیسی علیہ السلام کا ہے؟؟

فقہ مالکی کی مشہور کتاب "البیان و التحصیل" میں ایک حدیث بیان ہوئ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم علیہ السلام ضرور حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئےفج روحاء کے مقام سے گزریں گے۔اس پر امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ

"قال مالک اراد فی رایٔ لیجمعنھما"

)امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں حضور ﷺ کی مراد یہ ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام حج اور عمرے کو جمع کریں گے (

لیجئے امام مالک رحمہ اللہ تو سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے قائل ثابت ہوگئے اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم و ملزوم ہے۔پس ثابت ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔

3۔"امام بخاری رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراضات اور اس کے تحقیقی جوابات"

امام بخاری رحمہ اللہ پر اعتراض نمبر 1

قادیانی کہتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے بخاری شریف میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ نقل کیا ہے جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی تھی کہ

"وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ ؕ"

))حضرت) محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رُسول ہو چکے ہیں (

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں حضور ﷺ سے پہلے تمام رسولوں کے فوت ہونے کا ذکر موجود ہے۔اور تمام رسولوں میں سیدنا عیسی علیہ السلام بھی شامل ہیں۔اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو اپنی کتاب بخاری شریف میں نقل کیا ہے لہذا امام بخاری بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

اس آیت میں حضور ﷺ سے پہلے رسولوں کے گزرنے کا ذکر موجود ہے ان کی وفات کا ذکر موجود نہیں ہے جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے "قد خلت من قبلہ الرسل" کا ترجمہ یوں لکھا ہے کہ

"وہ صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں "

)روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 89 (

اس کے علاوہ قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین نے اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے کہ

"اور محمد تو ایک رسول ہے۔پہلے اس کے بہت رسول ہو چکے "

)فصل الخطاب صفحہ 28 (

خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت کے لکھنے سے امام بخاری کیسے وفات عیسی علیہ السلام کے قائل بن سکتے ہیں جبکہ اس آیت میں دور دور تک بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کا نام و نشان نہیں ہے۔

"امام بخاری رحمہ اللہ پر اعتراض نمبر 2"

قادیانی امام بخاری رحمہ اللہ پر دوسرا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے متوفیک کا معنی ممیتک کیا ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ خود سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو موت نہیں آئے گی؟ سیدنا عیسی علیہ السلام کو بھی موت آئے گی لیکن ان کی موت کا وقت وہ ہے جب وہ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔اس کے بعد 45 سال زمین پر رہیں گے پھر ان کو موت آئے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی موت کے قائل ہیں۔

قادیانی اگر سچے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب کوئی ایک روایت ایسی دکھا دیں جہاں انہوں نے فرمایا ہو کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ قادیانی قیامت تک بھی ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر 2

تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعے کا یوں ذکر ہے۔

"فالقی علیہ شبہ عیسی ورفع عیسی من روزنتہ بیتہ الی السماء"

)اس جوان پر سیدنا عیسی علیہ السلام کی شکل ڈال دی گئی اور آپ کو آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا(

)تفسیر ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 1110 (

یہی روایت حافظ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر میں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"وھذا اسناد صحیح الی ابن عباس "

)اس کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے (

)تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 450 (

ان حوالہ جات سے پتہ چلا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل تھے اور بخاری شریف میں جو روایت ان سے منقول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدنا عیسی علیہ السلام دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو 45 سال بعد ان کو موت آئے گی۔

خلاصہ کلام

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا باب تو قائم کیا ہے اور اس کے ضمن میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں بہت سی روایات لائے ہیں۔لیکن سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے بارے میں کوئی باب قائم نہیں کیا اور سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے بارے میں ایک روایت بھی نہیں لائے کیونکہ ایسی کوئی روایت موجود ہی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ بخاری شریف میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے بارے میں جو روایات لائے ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر 1

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ .""

)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہو گی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا (

)بخاری شریف حدیث نمبر 2222(

روایت نمبر 2

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سورة النساء آية 159 .""

)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیا وما فیھا» سے بڑھ کر ہو گا۔پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو «وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا» ”اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔(

)بخاری شریف حدیث نمبر 3448 (

روایت نمبر 3

حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ .

)رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔" اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی (

)بخاری شریف روایت نمبر 3449 (

)ہم نے تو بخاری شریف سے سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کے بارے میں روایات پیش کر دی ہیں لیکن ہمارا قادیانیوں کو تاقیامت چیلنج ہے کہ بخاری شریف سے یا کسی بھی حدیث کی کتاب سے کوئی ایک ایسی روایت پیش کریں

۔

جہاں یہ لکھا ہو کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔

قادیانی تاقیامت ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔

ھاتو برھانکم ان کنتم صدقین(

4۔"امام ابن حزم ظاہری پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی امام ابن حزم پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔

قادیانیوں کے اس الزام کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

امام ابن حزم کا واضح عقیدہ کتابوں میں موجود ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ

"وقد صح عن رسول اللہ ﷺ بنقل الکواف التی نقلت نبوتہ واعلامہ و کتابہ انہ أخبر انہ لانبی بعدہ، إلا ما جاءت الأخبار الصحاح عن نزول عیسی علیہ السلام الذی بعث الی بنی اسرائیل وادعی الیھود قتلہ و صلبہ ، فوجب الإقرار بھذہ الجملتہ "

)اور اللہ کے رسول ﷺ سے صحیح طور پر ان تمام لوگوں نے نقل کیا ہے جنہوں نے آپ کی نبوت ،آپ کی نشانیاں اور آپ کی کتاب کو نقل کیا ہے۔کہ آپ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنے گا ، مگر جو صحیح احادیث میں آیا ہے کہ وہی عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے جن کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف ہوئی تھی۔اور یہود جن کے قتل اور صلب کا دعوی کرتے ہیں۔وہ اس سے مستثنیٰ ہے، ان کے نزول کا اقرار کرنا واجب ہے (

)الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد 1 صفحہ 146 (

اس سے واضح ہوا کہ امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں۔اور قادیانیوں کا ان پر لگایا گیا الزام غلط ہے۔

جواب نمبر 2

ایک اور جگہ امام ابن حزم نے لکھا ہے کہ

"مسئلتہ : الا ان عیسی بن مریم سینزل "

)ہاں مریم کے بیٹے عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے (

)المحلی جلد 1 صفحہ 9 (

اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے قائل ہیں اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم و ملزوم ہے۔پس امام ابن حزم سیدنا عیسی علیہ السلام کو زندہ تسلیم کرتے ہیں۔

5۔"حافظ ابن قیم پر قادیانی اعتراض کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی حافظ ابن قیم پر بھی اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہ وہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

"لو کان موسی و عیسی حیین لکانا من اتباعہ "

)اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام زندہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتے (

)مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313 (

قادیانیوں کے اس باطل اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

قادیانیوں کی روایتی بددیانتی ہے کہ وہ پوری بات پیش نہیں کرتے بلکہ آدھی بات لکھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ قادیانیوں نے کس قدر دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔

"ومحمد ﷺ مبعوث الی جمیع الثقلین فرستالتہ عامتہ لجمیع الجن و الاِنس فی کل زمان و لوکان موسی و عیسی حیین لکانا من اتباعہ واذا نزل عیسی بن مریم فاِنما یحکم بشریعتہ محمد ﷺ "

)آنحضرت ﷺ کی نبوت کافہ تمام جن و انس کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ہے۔بالفرض اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام (آج زمین پر) زندہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے۔اور جب عیسی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدیہ ﷺ پر ہی عمل کریں گے (

)مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 313 (

اس عبارت سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام زمین پر زندہ موجود ہوتے تو ان کو بھی حضورﷺ کی پیروی کرنی پڑتی۔اس کے علاوہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا ہے۔اور نزول کے لئے زندہ ہونا لازم و ملزوم ہے۔پس حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل ہیں۔

جواب نمبر 2

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی ہی ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں جہاں ان کا واضح عقیدہ لکھا ہے۔

"وھذا المسیح بن مریم حی لم یمت وغذاوہ من جنس غذاء الملئکتہ"

)اور مسیح بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں۔ابھی فوت نہیں ہوئے۔اور ان کی غذا فرشتوں جیسی ہے(

)التبیان فی ایمان القرآن صفحہ 580 (

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ ان کے رفع و نزول کے قائل تھے۔

6۔"امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر مرزاقادیانی نے الزام لگایا ہے کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔

)روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 221 (

مرزاقادیانی کے اس جھوٹے الزام کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

"واجمعت الأمتہ علی ان اللہ عزوجل رفع عیسی الی السماء "

)امت کا اس پر اجماع ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالٰی نے آسمان پر اٹھا لیا(

)بیان تلبیس الجھمیہ جلد 4 صفحہ 457 (

اس حوالے سے پتہ چلا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل تھے۔ اور نہ صرف خود قائل تھے بلکہ اس بات پر انہوں نے امت کا اجماع بھی بیان کیا ہے۔اب جو بندہ امت کا اجماع بھی بیان کرے تو وہ خود کیسے اس عقیدے کا مخالف ہوسکتا ہے؟؟

جواب نمبر 2

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

"لکن عیسی صعد الی السماء بروحہ و جسدہ"

)عیسی علیہ السلام روح اور جسم کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ گئے (

)مجموعۃ الفتاوی جلد 4 صفحہ 329 (

اس سے پتہ چلا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بھی قائل ہیں۔

جواب نمبر 3

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک اور جگہ لکھا ہے کہ

"وعیسی علیہ السلام اذا نزل من السماء إنمایحکم فیھم بکتاب ربھم وسنۃ نبیھم۔۔۔والنبی ﷺقد أخبرھم بنزول عیسی من السماء "

)عیسی علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو مسلمانوں میں ان کے رب کی کتاب سے اور ان کے نبی کی سنت کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔۔۔۔نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے (

)زیارۃ القبور والاستنجاد بالمقبور صفحہ 49 (

لیجئے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا عقیدہ تو اظہر من الشمس ہوگیا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق فیصلے فرمائیں گے۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے بلکہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات اور رفع و نزول کے قائل تھے جیسا کہ ان کی عبارات سے ثابت ہے۔

7۔"شیخ ابن عربی رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی شیخ ابن عربی رحمہ اللہ پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔

قادیانیوں کے اس الزام کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

سب سے پہلے تو ہم قادیانیوں کو بتاتے چلیں کہ آپ کو شیخ ابن عربی رحمہ اللہ پر اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

"شیخ ابن عربی رحمہ اللہ پہلے وجودی تھے "

)ملفوظات جلد 2 صفحہ 232 (

اور وجودیوں کے بارے میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

"وجودیوں اور دہریوں میں انیس بیس کا فرق ہے یہ وجودی (شیخ ابن عربی رحمہ اللہ وغیرہ) سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہیں "

)ملفوظات جلد 4 صفحہ 397 (

جب مرزا قادیانی کے نزدیک شیخ ابن عربی رح وجودی ، قابل نفرت اور دہریے ہیں تو قادیانی کس منہ سے شیخ ابن عربی رح کی عبارات پیش کرتے ہیں اور دھوکہ دیتے ہیں؟؟؟

جواب نمبر 2

شیخ ابن عربی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

"أنہ لم یمت الی الآن بل رفعہ اللہ الی ھذہ السماء واسکنہ فیھا "

)بیشک وہ (سیدنا عیسی علیہ السلام) ابھی فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالٰی نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ آسمان پر ہیں (

)فتوحات مکیہ جلد 3 صفحہ 341(

ایک اور جگہ شیخ ابن عربی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

"ان عیسی علیہ السلام ینزل فی ھذہ الأمة فی آخرالزمان ویحکم بشریعة محمد ﷺ "

)بیشک سیدنا عیسی علیہ السلام اس امت میں آخری زمانے میں نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق فیصلے کریں گے(

)فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 125 (

ان عبارات سے شیخ ابن عربی رحمہ اللہ کا عقیدہ کس قدر واضح ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالٰی نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور اب وہ آسمان پر موجود ہیں اور اس امت میں آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔

خلاصہ کلام

کوئی بددیانت ہی ہوگا جو اتنی واضح تحریرات دیکھ کر بھی شیخ ابن عربی رحمہ اللہ پر یہ الزام لگائے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔حالانکہ ان کی تحریرات سے ان کا عقیدہ واضح ہے کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل تھے۔

8۔"مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے کیونکہ انہوں نے اپنی تفسیر "الہام الرحمن " میں لکھا ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کے بہت سے جوابات ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر 1

قادیانی جس تفسیر "الہام الرحمن" کا حوالہ دیتے ہیں وہ تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے نہیں لکھی۔بلکہ "موسی جاراللہ" نامی کسی آدمی نے وہ تفسیر لکھ کر مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کردی ہے۔جیسا کہ اس تفسیر کے ٹائٹل صفحے پر بھی "موسی جاراللہ" کا نام لکھا ہے۔

لہذا جو تفسیر مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے لکھی ہی نہیں اس سے ان کا عقیدہ کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟؟؟

جواب نمبر 2

مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ نے شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے افکار پر مشتمل "رسالہ محمودیہ" کا ترجمہ کیا ہے۔جس کا نام "ترجمہ عبیدیہ" ہے۔اس میں مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ

"فعسی ان تکون سارا لافق الاکمال غاشیا لا قلیم الاقرب فلن یوجد بعدک اِلا ولک دخل فی تربیتہ ظاہرا و باطنا حتی ینزل عیسی علیہ السلام "

)تو عنقریب کمال کے افق کا سردار بن جائے گا۔اور قرب الہی کے اقلیم پر حاوی ہوجائے گا۔تیرے بعد کوئی مقرب الہی ایسا نہیں ہوسکتا جس کی ظاہری و باطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔یہاں تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں (

لیجئے مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ کا عقیدہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کا ثابت ہوگیا۔

9۔"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر قادیانی اعتراض اور اس کا تحقیقی جائزہ"

قادیانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر بھی الزام لگاتے ہیں کہ وہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے کیونکہ انہوں نے بخاری شریف کی ایک روایت میں "متوفیک" کا معنی "ممیتک" کیا ہے۔

جواب نمبر 1

کون ہے جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کو موت نہیں آئے گی؟ سیدنا عیسی علیہ السلام کو بھی موت آئے گی لیکن ان کی موت کا وقت وہ ہے جب وہ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔اس کے بعد 45 سال زمین پر رہیں گے پھر ان کو موت آئے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی موت کے قائل ہیں۔

قادیانی اگر سچے ہیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب کوئی ایک روایت ایسی دکھا دیں جہاں انہوں نے فرمایا ہوکہ سیدنا عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ قادیانی قیامت تک بھی ایسی روایت پیش نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر 2

تفسیر ابن ابی حاتم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں سیدنا عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے واقعے کا یوں ذکر ہے۔

"فالقی علیہ شبہ عیسی ورفع عیسی من روزنتہ بیتہ الی السماء"

)اس جوان پر سیدنا عیسی علیہ السلام کی شکل ڈال دی گئی اور آپ کو آپ کے گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا(

)تفسیر ابن ابی حاتم جلد 3 صفحہ 1110 (

یہی روایت حافظ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر میں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"وھذا اسناد صحیح الی ابن عباس "

)اس کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے (

)تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 450 (

جواب نمبر 3

امام سیوطی رحمہ اللہ جو مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد بھی ہیں انہوں نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کیا ہے جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ انی متوفّیک الآیۃ رافعک ثم یمیتک فی آخر الزمان "

)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اے عیسی علیہ السلام میں تجھے آسمان پر اٹھانے والا ہوں اور آخری زمانے میں وفات دوں گا (

)تفسیر درمنثور (

ان حوالہ جات سے پتہ چلا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل تھے اور بخاری شریف میں جو روایت ان سے منقول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدنا عیسی علیہ السلام دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو 45 سال بعد ان کو موت آئے گی۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر مرزاقادیانی تک بزرگان امت میں سے کوئی ایک بزرگ بھی سیدنا عیسی علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں تھے۔جیسا کہ مرزاقادیانی نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے۔

قادیانی بزرگان امت کی عبارات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔حالانکہ جن بزرگوں کی عبارات قادیانی توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں ان کی واضح عبارات میں ان کا عقیدہ رفع و نزول سیدنا عیسی علیہ السلام کا لکھا ہوا ہے۔

بہرحال اصولی بات تو یہ ہے کہ قادیانیوں کو بزرگان امت کی عبارات پیش کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ خود مرزاقادیانی نے اور اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے تسلیم کیا ہے کہ مرزاقادیانی سے پہلے تمام مسلمان سیدنا عیسی علیہ السلام کی حیات اور رفع و نزول کے قائل تھے۔